سوال

(71)کیا فرماتے ہیں علماء دین احادیث مذکورہ زیل کے بارے میں کہ   الخ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علماء دین احادیث مذکورہ زیل کے بارے میں کہ یہ صحیح ہیں یا ضعیف یا موضوع یا ان میں سے نمبر 1 اور نمبر 4 کو حدیث قدسی کہنا کیسا ہے۔؟ ونیز امام شوکانیؒ کا سماع مزامیر کو جائز کہنا کیسا ہے؟ اور مرزا غلام احمد کا مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کرنا کیسا ہے۔؟ وہ حدیثیں یہ ہیں۔

1.لولاک لما خلقت الافلاک

2.من زار العلماء فکانما زارنی ومن صافح العلماء فکانما صافحنی ومن جالس العلماء فکانما جالسنی ومن جالسنی فی الدنیا اجلس لہ یوم القیامة

3.علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل

4.انہ کان صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللھم احینی مسکینا وامتنی مسکینا واحشرنی فی زمرۃ المساکین

5.رجب شہر اللہ وشعبان شہري ورمضان شہر امتی

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ماسوائے حدیث نمبر 4 کے باقی سب حدیثیں موضوع ہیں۔ اور حدیث موضوع کو موضوع جان کر بیان کرنا حرام ہے۔ اور داخل وعید ہے۔ امام نوویؒ شرح مسلم میں لکھتے ہیں۔

1یحرم   روایة الحدیث الموضوع علی من عرف کونہ موضوعا اوغلب علی ظنہ وضعہ فمن روي حدیثا علم وضعہ اوظن وضعہ فھو مندرج فی الوعید

ہاں حدیث نمبر 1 کی نسبت ملا علی قاری اپنے موضوعات میں لکھتے ہیں۔

قال الصنعانی 2 انہ موضوع کذافی الخلاصة لکن معناہ صحیح فقد روي

الدیلمی عن ابن عباس مرفوعا اتانی جبرئیل فقال یا محمد لولاک

1۔ حدیث موضوع کو روایت کرنا اس آدمی پر حرام ہے۔ جس کو اس کے موضوع ہونے کا علم ہو یا غالب ظن اس کے موضوع ہونے کا ہو اور جو ایسی حدیث جانتے ہوئے روایت کرے تو وعید میں شامل ہے۔ 2۔ صنغانی نے کہا یہ حدیث موضوع ہے۔ لیکن اس کا معنی صحیح ہے۔ ابن عباس سے مرفوعا روایت کیا ہے کہ جبرئیل نے میرے پاس آکے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ اے محمد ﷺ اگر تو نہ ہوتا۔ تو میں جنت اور دوزخ کو نہ پیدا کرتا۔

ما خلقت الجنۃ ولولاکما خلقت النار

ونیز حدیث نمبر 3 کی نسبت لکھتے ہیں۔ کہ علامہ سیوطیؒ نے اس میں سکوت 1 کیا ہے۔ اور بعد ثبوت وضع حدیث نمبر 1 کے اس کو حدیث

قدسی کہنا محض خطا ہے۔ ونیز حدیث نمبر 4 یہ بھی قدسی نہیں ہے۔ اس لئے کہ عبارت

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

خود دال ہے۔ اس پر یہ کہ یہ قول اللہ عزوجل کا نہیں۔ کیونکہ حدیث قدسی اس حدیث کو کہتے ہیں۔ جو بواسطہ جبرئیل یا بلاواسطہ آنحضرت ﷺ کو اللہ تعالیٰ سے پہنچی ہو۔ اسی وجہ سے جو حدیث قدسی ہوتی ہے۔ عبارت اس کی یوں ہوتی ہے۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ عزوجل

امام شوکانیؒ کا سماع مزامیر کو جائز کہنا بجا ہے۔ مگر وہی جس کو شارع نے مباح کہا ہے۔ جیسا کہ نیل الاوطار جلد سادس باب الدت واللھو

فی النکاح میں مذکور ہے۔ اور حد مباح سے جو باہر ہے۔ ہر گز جائز نہیں۔ بلکہ اس پر وعید ہے۔ چنانچہ نیل الاوطار جلد سابع باب ماجاء فی آلۃ اللھو میں مذکور ہے۔ ابن ماجہ کی حدیث میں ہے۔

1۔ لیکن امام شوکانیؒ نے الفوائد المجموعہ میں لکھا ہے۔ قال ابن حجر والزرکشی لا اصل لہ انتہی ابو سعید محمد شرف الدین عفی عنہ

1. لیشر بن ناس من امتی الخمر یسمونہا بغیر اسمہا یعرف علی روسھم بالمعاوف والمغنیات یخسف اللہ بہم الارض ویجعل منھم القردۃ والخنازیر

غرض یہ کہ سماع با مزامیر مجاوز حد ممنوع ہے۔ جس کے عدم جواز میں صحیح حدیثیں مروی ہیں۔ ہاں یہ مسئلہ مختلف فیہ ہے۔جماعت صوفیہ باحت مطلقہ کے قائل ہیں۔ اور امام شوکانیؒ بھی انھیں میں سے ہیں۔ حالانکہ جس حدیث سے اباحت ثابت کی جاتی ہے۔ اس میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا قول ولیستا بمغنیتین ثبوت اباحت کی نفی کرتا ہے۔ بخاری شریف پارہ چار باب سنۃ العیدین میں ہے۔

عن 2 عائشۃ قالت دخل ابو بکر وعندی جریتان من جواری الانصار تغنیان بما تقاولت الانصار یوم بعاث ولیستا بمغنیتین

ونیز بہت سے علماء نے حرام لکھا ہے۔

اور مرزا غلام احمد کا مسیح موعود ہونے کا دعویٰ سراسر غلط اور محض باطل ہے۔ وہ مسیح موعود نہیں ہے۔ (حررہ عبد الوہاب عفی عنہ)

1۔ میری امت میں سے کچھ لوگ شراب پیئں گے۔ اور اس کا نام کوئی اور رکھ لیں گے۔ اور ان کی مجالس میں باجے اور راگ رنگ ہوگا۔ اللہ بعض کو ان میں سے زمین میں غرق کردے گا۔ اور بعض کو بندر اور خنزیر بنا ڈالے گا۔ 2۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔ کہ میرے پاس ابو بکر آئے۔ اس وقت انصار کی دو چھوکریاں میرے پاس وہ شعر گا رہی تھیں۔ جو انصار نے جنگ بعاث میں کہے تھے۔ اور وہ پیشہ ور گان والیاں نہ تھیں۔

ہوالموفق

حدیث نمبر 4 کو ابن جوزی ن موضوع کہا ہے ۔ مگر حق یہ ہے کہ یہ حدیث موضوع نہیں ہے ۔ حاکم نے مستدرک میں اس کو صحیح کہا ہے ۔ اور حافظ ذہبی نے تلخیص المستدرک میں حاکم کی تصحیح کو برقرار رکھا ہے ۔ کمافی الفوائد المجموعہ للعلامہ الشوکانیؒ حافظ ابن حجر تلخیص الجبیر ص 275 میں لکھتے ہیں ۔

واما الثانی 1 راوي حدیث اللہم احینی مسکینا الخ فرواہ الترمذي من حدیث انس واستخرجہ واسنادہ ضعیف وفی الباب عن السعید رواہ ابن ماجہ وفی اسنادہ ضعف ایضا ولہ طریق اخري فی المستدرک من حدیث عطاء عنہ وطولہ البیہقی ورواہ البیہقی من حدیث عبادۃ بن الصامت واسرف ابن الجوزي فذکرہذا الحدیث فی الموضوعات انتہی

مجیب نے مسئلہ غناد سماع میں اجمال سے کام لیا ہے ۔ و نیز علامہ شوکانی کو اباحت مطلقہ کے قائلین سے شمار کیا ہے ۔ حالانکہ علامہ ممدوح اباحت مطلقہ کے ہر گز قائل نہیں ہیں ۔ علامہ ممدوح نے اس مسئلہ پر

1 ۔ اے اللہ مجھ کو مسکینی کی حالت میں زندہ رکھ الحدیث اس کو ترمذی نے انس سے روایت کیا ہے ۔ اور اس کی سند ضعیف ہے ۔ اور ابن ماجہ نے ابو سعید سے روایت کیا ہ ۔ اور اس کی سند بھی ضعیف ہے ۔ مستدرک حاکم میں اس کے طریق ہیں ۔ اور بہقی نے اس کو عبادہ بن صامت سے روایت کیا ہے ۔ اور ابن جوزی نے زیادتی کی جو اس کو موضوع لکھدیا ۔

نیل الاوطار پر دو مقام میں بحث کی ہے ۔ دونوں مقام سے ان کی عبارت مع ترجمہ نقل کی جاتی ہے ۔ تاکہ اس مسئلہ میں جوانکی تحقیق ہے ۔ وہ ظاہر ہو ۔ اور فی الجملہ اس مسئلہ کی توضیح بھی ہو ۔ نیل الاوطار صفحہ 106 جلد 6 باب الدف واللہو میں لکھتے ہیں ۔

وفی ذلک راي فی حدیث فصل ما بین الحلال والحرام الدف والصوفی النکاح دلیل علی انہ یجوزفی النکاح ضربالادفات ورفع الاصوات بشیٔ من الکلام نحواتیناکم و نحوہ لابالاغانی المہیجۃ للشرور المشتمۃ علی وصف الجمال والفجورومعاقرۃ الخمورفان ذلک یحرم فی النکاح کمایحرم فی غیرہ وکذالک سائرالملاہی المحرمۃ

یعنی اس حدیث میں کہ حلال نکاح اور حرام نکاح دف اور صوت کا فرق ہے دلیل ہے اس بات کی کے جائز ہے نکاح میں دف بجانا اور آواز بلند کرنا ۔ ایسے کلام کے ساتھ جو اتیناکم کے مثل ہو ۔ نہ ایسا گیت گانا جو برائیوں کو ہیجان میں لانے والا ہو ۔ یعنی جو بیان حسن و جمال اور فجور اور شراب نوشی پر مشتمل ہو ۔ اس واسطے کہ ایسا گیت نکاح میں بھی حرام ہے ۔ اور غیر نکاح میں بھی اور اسی طرح تمام ملاحی محرمہ نکاح میں بھی حرام ہیں ۔ اور غیر نکاح میں بھی حرام ہیں ۔ اور نیل الاوطار جلد سابع صفحہ 315 میں لکھتے ہیں ۔

قداختلفالعلماء فی الغناء مع الۃ من الات الملاہی وبدونہا فذہب الجمہورالی التحریم مستدلین بما سلف ذہب اہل المدینۃ ومن رافقہم من علماء الظاہر وجماعۃ من الصوفیتہ الی الترخیصفی السماع ولومع العودوالیراع

یعنی غناء کی حلت و حرمت میں علماء کا اختلاف ہے ۔ آلات ملاحی میں کسی آلے کے ساتھ ہو جمہور علماء کے نزدیک حرام ہے ۔ اور ان کی دلیل وہ احادیث اور روایات ہیں ۔ جو پہلے مذکور ہو چکیں ۔ اور اہل مدینہ اور بعض علماء ظاہر کے نزدیک اور صوفیہ کی ایک جماعت کے نزدیک جائز ہے ۔ اگرچہ عود اور یراع کے ساتھ ہو ۔

پھر دلائل طرفین کے مع مالہا دما علیھا بیان کر کے آخر میں لکھتے ہیں ۔

واذا تقرر جمیع ماحررناہ من حجج الفریقین فلا تخفیعلی الناظران محل النزاع اذاخرج عن دائرۃ الحرام لم یحزج عن دائرۃ الاشتباہ والمومنون وقافون عند الشبہات کما صرح بہ الحدیث الصحیح ومن ترکہا فقد استبرء لعرضہ ودینہ ومن حام حول الحمی یوشک ان یقع فیہ ولاسیما اذاکان مشتملا علی ذکرالقدوددوالخدوددوالجمال والدلال والہجر والوصال ومعافرۃ العقاروخلع العذاروالوقارفان سامع ماکان کذالک لایخلوعن بلیتہ وان کان من التصلب فی ذات اللہ علی حدیقصر عنہ الوصف وکورلہندہ الوسیلۃ الشیطانیۃ من قتیل دمہ مطول ہواسیر بہموم غرامہ وہیامہ مکبول نسال السداد والثبا تو من ارادا الاستیفاء للبحث فی ہذہ المسئلۃ فعلیہ بالرسالۃ التی سمیتہا ابطال دعوي الاجماع علی تحریم مطلق السماع

یعنی جب فریقین کے دلائل کو مع ما لہا د ما علیھا ہم تحریر کرچکے تو اب ناظرین پر مخفی نہیں ہے۔کہ محل نزاع دائرہ حرام سے خارج ہو تو دیگر دائرہ اشتباہ سے خارج نہیں ہوسکتا ہے۔اور مومنین کی شان یہ ہے کہ شبہات کے پاس ٹھر نہیں جاتے جیسا کہ صحیح حدیث میں اس کی تصریح آئی ہے۔اور جو شخص شبہات کو ترک کرتا ہے۔وہ اپنی آبرو اور دین کو پاک کرتا ہے۔اور جو شخص چراگاہ کے گرد گھومتا ہے۔اس کا اس میں واقع ہوجانا کچھ بعید نہیں ہے۔بالخصوص جب کہ غناء مشتمل ہو۔زکر قدوقامت اور خدوخال اور بیان حسن وجمال اور ہجرہ وصال وغیرہ پر اس واسطے کے ایسے غنا اور راگ کا سننے والا بلا اور مصیبت سے خالی نہیں ہوسکتا۔اگرچہ نہایت درجہ کا دین دار ہو۔اور دین میں نہایت سخت ہو۔اور اس شیطانی وسیلہ کے کتنے قتیل ہیں۔جن کا خون ہدر و رائیگاں ہے۔اور کتنے قیدی ہیں جو اس کے عشق میں گرفتار ہیں۔اللہ تعالیٰ سے ہم میانہ روی اور ثابت قدمی کا سوال کرتے ہیں۔اور اس مسئلے کی بحث کو پورے طور پر جو شخص دیکھنا چاہے اسکو ہمارا رسالہ موصومہ ابطال دعوے الاجماع علی تحریم مطلق السماع ضرور دیکھنا چاہیے۔

نیل کی ان دونوں عبارتوں سے صاف معلوم ہوا کہ علامہ شوکانیؒ جماعت صوفیہ کی طرح اباحت مطلقہ کے قائل نہیں ہیں۔

(کتبہ محمد عبدالرحمٰن المبارک پوری۔سید محمد نزیر حسین)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ علمائے حدیث]

جلد 12 ص 144-148